ڈیٹول ملے ہوئے پانی سے وضو و غسل ہو جائے گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ پانی میں ڈیٹول کے چند قطرے ڈال کر اس پانی سے نہایا جاتا ہے، ڈیٹول شامل کرنے کی وجہ سے پانی میں سے اس کی بو آنے لگتی ہے تو کیا ایسے پانی سے فرض غسل ادا ہو جائے گا؟ جبکہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہیہ میں لکھا ہے کہ اگر پانی کا کوئی وصف رنگ، بو یا مزہ تبدیل ہو جائے تو اب وہ پانی وضو و غسل کے قابل نہیں رہتا۔ اس پر مفتی بہ قول کیا ہے، ارشاد فرما دیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پانی میں ڈیٹول پانی کے مقابل بہت تھوڑی مقدار میں ملایا جاتا ہے۔ جس سے پانی کی اپنی اصلی رقت میں تبدیلی نہیں ہوتی، یونہی اس سے پانی کا نام بھی زائل نہیں ہوتا بلکہ اسے پانی ہی کہتے ہیں، ہاں! ڈیٹول کی مہک اس میں سے آنے لگتی ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ پانی میں کوئی پاک چیز ملے تو اگر وہ شے پانی سے مقدار میں کم ہو اور اس کی وجہ سے پانی کی رقت یا نام میں تبدیلی واقع نہ ہو تو وہ مائے مطلق ہی رہتا ہے۔ جس سے وضو و غسل دونوں ادا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا عام طور پر جتنی مقدار میں ڈیٹول پانی میں ڈالا جاتا ہے اس ڈیٹول ملے پانی سے فرض غسل ادا ہو جاتا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر پانی میں کوئی پاک مائع چیز مل جائے تو جب تک اس پر وہ شے غالب نہ آجائے اس سے وضو و غسل جائز ہے۔ اب یہ غلبہ درج ذیل تین طرح سے ہو سکتا ہے:

(1) یا تو اس طرح ہو گا کہ وہ ملنی والی شے پانی سے مقدار میں زائد یا برابر ہو گی، جوہرہ میں ہے: ”وفي الفتاوى الظهيرية محمد اعتبر اللون وأبو يوسف اعتبر الأجزاء وأشار الشيخ إلى أن المعتبر بالأوصاف، والأصح أن المعتبر بالأجزاء وهو أن المخالط إذا كان مائعا فما دون النصف جائز فإن كان النصف أو أكثر لا يجوز“ ترجمہ: فتاوی ظہیریہ میں ہے: امام محمد رنگ کا اعتبار کرتے ہیں اور امام ابو یوسف اجزاء کا اور شیخ قدوری نے اس طرف اشارہ کیا ہے

کہ اوصاف کی تبدیلی معتبر ہے ،جبکہ اصح یہ ہے کہ اجزاء کا اعتبار رہے اور وہ یہ کہ مخالط اگر مائع ہو تو اگر پانی سے مقدار میں آدھے سے کم ہو تو وضو و غسل جائز ہے اور اگر آدھی یا زائد ہو تو نا جائز۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج 1، ص 12، المطبعۃ الخیریۃ)

(2) یا پھر یہ کہ اس پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے پانی کی طبعی رقت باقی نہ رہے ، بنایہ میں ہے : "فإن كانت رقته باقية جاز الوضوء به، وإن صار ثخينا بحيث زالت عنه رقته الأصلية لم يجز" ترجمہ : اگر پانی کی رقت باقی ہے تو اس سے وضو جائز ہے اور اگر پانی گاڑھا ہو گیا یوں کہ اس کی رقتِ اصلیہ باقی نہ رہی تو جائز نہیں۔ (البنایہ شرح الھدایہ، ج 1، ص 365، دار الکتب العلمیۃ)

(3) یا پھر اس چیز کے ملنے سے اس مرکب کو اب پانی نہ کہیں ، تبیین الحقائق میں ہے : "لا يجوز الوضوء به لزوال اسم الماء عنه وهو المعتبر في الباب" ترجمہ : اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ اس پر سے پانی کا نام زائل ہو گیا اور اس باب میں زوالِ اسم معتبر ہے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج 1، ص 19، المطبعۃ الکبری الامیریۃ)

ان تینوں اشیاء کو امام اہل سنت ایک جگہ جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں : "مائے طاہر غیر مستعمل کے فی نفسہ ناقابل وضو ہو جانے کے چار بلکہ تین ہی سبب ہیں : (1) کثرت اجزائے مخالط جس میں حکماً دوسری صورت مساوات بھی داخل۔ (2) زوالِ رقت کہ جرم دار ہو جائے۔ (3) زوالِ اسم جس سے یہاں اس کی وہ خاص صورت مراد کہ مقصد دیگر کے لیے چیز دیگر ہو جائے۔" (فتاوی رضویہ، ج 2، ص 123، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اب رہا یہ سوال کہ ڈیٹول پانی میں ملائیں تو پانی میں سے ڈیٹول کی بو آتی ہے جس سے پانی کا وصفِ بو تبدیل ہو جاتا ہے ، اس سے وضو، غسل کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ امام اہل سنت فرماتے ہیں : "متون ایک کلیہ دربارہ جواز افادہ فرماتے ہیں کہ اختلاط طاہر سے پانی کے صرف وصف میں تغیر مانع وضو نہیں وصف سے مراد رنگ، مزہ، بو۔۔۔ اور تحقیق یہی ہے کہ تینوں وصفوں کا تغیر بھی کچھ مضر نہیں جب تک موانع ثلاثہ مذکورہ سے کوئی مانع نہ پایا جائے۔" (فتاوی رضویہ، ج 3، ص 126، 128، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ڈیٹول کی نظیر گلاب کے کیوڑے کی سی ہے اور اس کے بارے میں امام احمد رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں : "اقول : گلاب کیوڑا بید مشک بلاشبہ مزہ آب کے خلاف مزہ رکھتے ہیں اور ان کی بُو قوی تر ہے گھڑے بھر پانی میں تولہ بھر اُسے خوشبُودار کر دیتا ہے اور مزہ نہیں بدلتا تو بحسب حکم منقول اُس سے وضو جائز رہے گا۔۔۔ مگر اہلِ ضابطہ کے نزدیک اُس سے وضو نا جائز ہونا لازم لانہ ذو وصفين وقد تغير واحد (کیونکہ دو وصفوں والا ہے اور ایک وصف بدل چکا ہے۔ ت) مگر یہ

سخت بعید بلکہ بداہۃً باطل ہے عرفاً لغۃً شرعاً اُس گھڑے بھر پانی کو جس میں چند قطرے گلاب کے پڑے ہیں پانی ہی کہا جائے گا تو وہ یقیناً آب مطلق ہے اور اس سے بلاشبہ وضو جائز۔" (فتاوی رضویہ، ج2، ص648، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0401

تاریخ اجراء: 06صفر المظفر1446ھ/12اگست2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net